

وَلَا تَرْكَبُوا إِلَى الَّذِينَ ظَلَمُوا فَمَا تَسْكُونُوا

وہابیوں کی امامت

سُن چار کس طبع میں محمد کا چچا نامی بکا
جو چوتھے ملک میں چھوٹا ہوا کون چاہے
دین فی قتلہ ہے وبری وشر کل رسول

مولانا

حضرت مولانا مولوی ابو محمد الیاس المام الدین صاحب قادی رضوی
تو ملین کو ملی لو ہمارا مل موافق ضلع سیالکوٹ

اسلامیہ سٹیٹ پریس یکید روزہ لاہور میں باہتمام محمد منظور الزمان میسرور

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

استفتاء

کیا فرائض میں علماء کرام میں اس مسئلہ میں کہ امام اٹھ دو ہیں ایک غیر مقلدہ دوسرا حنفی۔ مگر حنفی نہیں پر سنی مقلد نہیں۔ غیر مقلدہ پر سنی مقلد غلط خواں۔ کس کے پیچھے نماز پڑھی جاوے۔ یا ایک ہی ہے۔ بتینوا تہجدوا
شیخ عبد الستار روضہ فرید پور۔ سورۃ بقرہ ۱۹۲

الجواب

غیر مقلدہ کے پیچھے ہرگز نماز درست نہیں۔ ان کے گندے عقائد کے علاوہ طہارت میں جو نماز کے لئے شرط ہیں بہت سافرق ہے۔ ان کے نزدیک جب تک رنگ نہ ہو۔ جو نہ ہو۔ حنفی لمیہ نہیں پڑا۔ ایک کنوئیں میں ایک پاؤ بول سے قتیہ نہیں آتا۔ اور یہ پاک سمجھتے ہیں۔ ایسے پانی سے۔ سو غسل طہارت بابر سے امامت کوسر سوسو نماز کس طرح جائز ہو سکتی ہے۔ زید حنفی۔ مگر چونکہ قرآن اچھا پڑھتا ہے۔ حکم حدیث آحق بالامامۃ ائمہ ہند کو لازم ہے کہ وہ حنفی امام ہر قرآن اچھا پڑھتا ہے اس کے پیچھے نماز پڑھا کرے۔

تیس اس مسئلہ کو ذرا وضاحت سے لکھتا ہوں۔ منہ تھمے نے حضرت ابراہیم علیہ صلوة وسلام کو فرمایا۔ اِنِّیْ جَاعِلٌ لِّلنَّاسِ اِمَامًا۔ یعنی میں تمہیں لوگوں کا امام بنیادوں۔ حضرت ابراہیم نے عرض کیا۔ قَالَ دَعْنِیْ ذَرْنِیْ عَنِّیْ سِیرِیْ لَوْلَا اِنِّیْ ہُوَ کُوْنِیْ کُوْنِیْ اِمَامًا۔ خدا نے جواب دیا۔ قَالَ لَا یَمُنُّ اَعْقَدِیْ الْعَظَمِیْنَ۔ یعنی خدا ظالموں کو امام بنانے کا نہیں ہے۔

قرآن میں عار کو بھی ظالم کہا گیا ہے۔ دیکھو پارہ ۲ رکوع ۲ وَالْکَافِرُوْنَ هُمْ
یعنی جتنے ظالم ہیں عار۔ معلوم پڑا۔ کہ کافر امامت کا مستحق نہیں۔

امت دو قسم ہے۔ ایک بہت گہرے۔ دوسری امت صغریٰ۔ کبرے خلافت
 صغریٰ امت تیز دو کھانکے کے منور۔ دونوں جہان میں۔ نہ کافر غلیظہ میں سکتا ہے
 نہ نماز کا اہم بن سکتا ہے۔ معلوم ہوا کہ امت کے جس میں ہونا شرط ہے۔ صرف
 نبی کریمؐ کو ہی غیب نہیں مگر نبی کریمؐ کو ہی مفید ہوتی۔ تو خدا پر دوا تابی اللہ ایقین فی
 الذلک الاستغفار من الشاؤ یعنی سب سے کلمہ چھپتے والے دل سے منکروں کے لیے
 افضل طبقہ دوزخ کہے کیا سیما کتب اب اگر نہیں آتا تھا کیا مزا خدام احتمالی
 خدا کو نہیں آتا تھا۔ کالہ الا اللہ کہنے سے کوئی خدا کا بت نہیں بن سکتا جیسے بیٹا
 باپ کو جیتیاں مارے گا لیاں دے بیٹا ہونے سے نہیں نکلتا۔ یہ بھی جس نے کاکہ اللہ
 کہہ لیا اب وہ چاہے خدا کو جو نہا کہے چاہے غیب کی تو میں کرے۔ گا لیاں دے سلام
 سے نہ ملے۔ نہیں یہ بات تھیں۔ خدا بھی اگر خدا تعالیٰ یا حق تعالیٰ اللہ کی شان میں
 گستاخی کر لگا۔ فوراً اسلام سے خارج ہو جائیگا +

غیر مقلدوں کا خدا کو جھوٹ پر قادر ماننا اور خدا کو وعدہ خلافی پر قادر ماننا اس سے
 بڑھ کر گندہ عقیدہ کیا ہوگا۔ کذب وہ جگہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے کفر کو کذب کہہ کر ان پر
 لعنت کی ہے۔ یہ کفر نہیں ہے کیسے ممکن ہوگا یا عقیدہ کہ یہ بت کہ کذب کا گنہ کرنا اللہ
 تعالیٰ پر کفر ہے جب خدا کو بھی خالی نہ چھوڑا۔ تو نبی کی کتب نقل روکتے ہیں ۶
 بڑھ کر از کعبہ بر غیر و کیا نامہ سلمانی +

خود باد جب نہ اسی جہوت بولے گا۔ تو کیا سچ عبد مواب سنجی میدہرگا۔ ایک عقیدہ خدا
 کی بہت احماء ہے دو کتب کتاب اللہ اس صغریٰ نواب صدیق حسن علیہ السلام اور وہ کتب مفصل
 نہیں۔ لکھا ہے کہ خدا کے انتہہ پاؤں پند لیاں و جیو سب کچھ میں۔ نہش پر پاؤں ٹکائے
 بیٹھا بیٹھے بلکہ مولوی تھا۔ اللہ نے اپنے انجاء انجیث میں لکھا ہے کہ خدا عرش پر پاؤں
 ٹکائے بیٹھا ہے اس کے بوجھ سے عرش چھوٹ چکیں کرتا ہے۔ مولوی وجہ الزمان
 غیر مقلد اپنی کتاب جہیہ المہدی ص ۱۸ میں لکھتا ہے۔ اللہ تعالیٰ جب آسمان دنیا کی طرف
 لے کر ان شرع محمد و عبد و مید الزمان حاشیہ بیتہ الکرسی

آہستہ آہستہ رہتا ہے۔ اور بڑا تھوڑا ہے۔

جب خدا کے لئے انہوں نے مکان ثابت کیا۔ بوقت اترنے کے عرش کو خالی کر دیا۔
تو معلوم ہوا کہ خدا ہر جگہ نہیں۔ کوئی جگہ خالی بھی رہتی ہے۔ پھر خدا کا مکان ثابت کیا۔
یہ ہے ان کا خدا پر ایمان۔ و عیاذ باللہ یہ بھی لکھتا ہے کہ خدا جس صورت میں چاہے لا
ہر کہتا ہے۔ یہی اللہ ہی جزاؤں سے۔ معلوم ہوا کہ خدا گائے کی صورت میں بھی
ظاہر ہو سکتا ہے۔ پھر گناہ کا گائے کو پوجنا عین توحید ہوئی۔

بن تیمیہ قنات کے مدنیہ حصہ میں فرماتے ہیں۔ خداوند تعالیٰ فاعل نعمت نہیں
اور یہ بھی اسے صغیر پکھڑے کہ خدا عرش کے برابر ہے۔ نہ چھوٹا ہے۔ نہ بڑا۔ دیکھو۔ خدا
کو محدود اور اس کا جتن بھی فکر کر دو۔ وہ بیوں کی کتاب الہیان المخصوصہ و مستفہ
عن من ضل صلتہ میں لکھا ہے۔ کہ لفظ اللہ کے ساتھ بڑکنا بدعت ہے۔ یعنی جو
اللہ اللہ کہہ کر کرے۔ وہ بدعت ہے۔ سبحان اللہ یہ ہے الحمد بشی جس میں خدا کا نام لینا
بھی بدعت نہیں۔ یہ ہے لکھا ایمان کلمہ کی پہلی جز کا اللہ الا اللہ پر

تب دوسرے محمد صمد رسول اللہ پر ایمان دیکھئے۔ محمد پر ایمان تب
ہی ہوتا ہے جبکہ تم کو محمد انا جاوے یعنی محمد کیا گیا۔ لغت میں اس کے معنی یہ ہیں
هو الذی یحمد حتماً اقتداً حتمیاً یعنی جسکی پیروی ہم کو ملے جاوے اسکو محمد کہا
جاتا ہے۔ حضرت عبدالمطلب سے کسی نے پوچھا کہ تم نے محمد کیوں نام رکھا۔ اباواحد
سے کیوں نہ کوئی نام رکھا۔ آپ نے فرمایا اودت ان یحمد اللہ فی السماء و یحمد
الارض و الارض و ہذا صبر کے بدل میں اپنے اس لئے رکھا ہے کہ خدا آسمانوں
میں اس کی حمد کرے۔ اور لوگ زمین میں اسکی حمد کریں۔ سو آج تک ایسا ہی ہوتا چلا آیا ہے
اور ہوتا چلا جائیگا۔ و ہذا اللہ کرم۔ حسان کا یہ قول ملاحظہ فرمائیں

۱۔ یہ وہ شخص میں جسکی بابت لغت الحمد ۳۔ و صبر ۱۲ میں درما، ان غلطوں سے کی گئی ہے۔

کہ خدا تعالیٰ نے ہزار ہزار رحمت نازل فرما دی اور یہ بھی اسی طرح تو یہ تقاضا تھا فرماتے
اس بابت صحیفہ ثابت ہوا کہ یہ غیر قطعی نام ہی عقیدہ ہے۔ یہ سہرین نام ہے

وَشَقَّ لَدُنَّ امْرِئٍ لِيَجْلَلَہُ فُذَّ الْعَرْشِ مُحَمَّدٌ وَهَذَا مُحَمَّدٌ

یعنی محمد محمود ہے۔ محمود خدا ہے۔ جلالین تعریف کے ہے۔ اور یہ بنی محمد ہے جن کے معنی بھی وہی میں یعنی محمد کیا گیا۔

اگر کسی نام میں سے مراد وہوں۔ تو غیر قلم کبھی نام پر نہ آتا۔ نہ نام پر سبک۔ عطا محمد کو نہ جابر و زبیر میں۔ جو محمد کی حد یعنی صفت و شمار قطعی یا تقریبی میں کر کے کوئی نام اس نے محمد کو کتب محمد مانا جس نے محمد کو نہ مانا۔ وہ کس نام میں کہ نام پر نہ سکتا ہے جیسے اللہ تعالیٰ کے اصناف میں سے کسی ایک صفت کا شکر خدا کا شکر ہے۔ وہاں ہی حضور علیہ السلام کی ایک صفت کا شکر محمد کا شکر ہوگا۔ حضور کے اصناف میں سے ایک صفت یہ بھی ہے کہ آپ عالم الغیب بھی ہیں۔ یہاں تک کہ آپ خفی اور روزنی فرد کو بھی مانتے ہیں۔ جو اس بات کا شکر جو اس نے کب رسول کو مانا۔ جب رسول کو نہیں مانا۔ تو وہ کب کلمہ گو نہیں داخل ہو سکتا ہے۔ میرے ہر قول کی تصدیق کتب تفسیر میں ملتی ہے۔ عبد اللہ بن عباس سے روایت ہے۔ فرماتے ہیں قال قالی قولہ قالی ولین سالتہم لیخبرونی انما لکنا نخوض و نلعب و قال سئل من لذلک یغیرون

یحدثنا محمد ان ناقہ فلان بولدی کذا و کذا وما یدریہ بالغیب۔ رواہ

ابن جریر طحاوی در المنثور جلد ثالث ص ۲۵۷ یعنی کسی شخص کی ازمنی گم ہو گئی۔

اس نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا۔ چنانکہ آپ کو عالم غیب معلوم تھا۔ آپ نے فرمایا کہ فلاں جنگل اور فلاں مکان میں ہے۔ ایک منافق نے کہا کیا محمد غیب جانتے ہیں تو خدا تعالیٰ نے یہ اہمیت تیری۔ کیا اللہ اور اس کے رسول کو بخبر کرتے ہو۔ یہاں نے نہ باور۔ تم ایمان کے بے کافر ہو گئے ہو۔ دیکھو اس آیت میں اتنا کہنے سے کہ کیا رسول غیب جانتے ہیں کفر کا فتوے لگ گیا۔ جو مطلق حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے عالم غیب کا شکر ہو۔ وہ کیوں نہ کافر ہو گا۔

اخبار المحدثین ۱ وی الحجۃ ۱۳۳۹ھ مطابق ۲۲ اگست ۱۹۲۰ء اس کے ماننے کا یہ تذکرہ کرتے ہیں کہ یہ اصل حدیث ہے اس میں ابن عباس کا نام نہیں۔ اول تو محدثین کے

نزدیک رسول مرثیہ قبل جنت ہے۔ یعنی بخاری پارہ ۸ صفحہ ۶۶۵ میں اپنی جاس
 سے استہزاء لڑائی کا سول موجود ہے۔ پڑھئے۔ سورہی ثنا ماشد کا بعد تسلیم سے تاویل کرنا
 کہ اتفاقیہ اس ہے کہ آپ نے بتا دیا۔ محض نفسانیت ہے۔ اتفاقہ طور تو ہر ایک تسلیم
 کرتا ہے۔ اس پر استہزاء کیا۔

تفسیر نان طبع اول حصہ ۳ جریریت مَا كَانَ لِيكَرَا الْمَوْتَيْنِ عَلَى
 مَا أَنَا عَلَيْكَ حَقٌّ يَسِيرٌ الْخَبِيرُ مِنَ الطَّيِّبِ فَرَانِ لَمْ يَمُوتْ لَمَّا حَضَرَ
 وَقَالَ الْمَدَى قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَرَضَتْ عَلَيَّ امْرَأَتِي
 فِي صُورِهَا فِي الطَّيْنِ كَمَا عَرَضَتْ عَلَيَّ أَدَمُ وَعِلْمَتْ مِنْ يَوْمِ بَنِي وَن
 يَكْفِي بَنِي فَبَلَغَ ذَلِكَ الْمُنْفَقِينَ فَقَالُوا أَمْسَحُوا أَوْ زَعَمَ مُحَمَّدٌ أَنَّهُ يَعْلَمُ
 مِنْ يَوْمِ بَنِي وَن يَكْفِي مِمَّنْ لَمْ يَخْنُقْ بَعْدَ دَعْوَانِ مَعَهُ وَمَا يَعْنِي فَبَلَغَ
 ذَلِكَ رَسُولُ اللَّهِ فَقَامَ عَلَامَتُ بِنِ مُحَمَّدٍ اللَّهُ تَعَالَى وَاشْتَفَى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ
 مَا بَالُ اقْتِرَامِ طَعْنُوا فِي عِلْمِي لَا تَسْخَرُوا مِنِّي فِيمَا بَيْنَكُمْ وَبَيْنَ السَّاعَةِ
 الْآيَاتُ كُمْ بِهِ فَقَامَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ حَذَافَةَ السَّهْمِيُّ فَقَالَ مِنْ ابْنِ يَارَسُولَ
 اللَّهُ ۚ اس مدش میں صاف آپ نے ارشاد فرادیا کہ اسے منافق میرے علم غیب
 میں ٹھنکا کرتے ہو مجھے تو ہر ایک فرد امت کا حال یاد ہے کہ فلاں غیبی ہے۔ فلاں
 روزنی ہے۔ مگر تو بن یقین نہیں تو قہامت تک جو بات بنو زوال ہے مجھ سے پوچھ لو
 جبری خوشی سے بتاؤنگا۔ اس پر عبد اللہ بن حذافہ کھڑے ہوئے۔ پوچھا اگر آپ غیب جانتے
 ہیں۔ تو بتائیے میرا آپ کون ہے۔ آپ نے فرمایا کہ تیرا آپ مذاقب ہے۔ بخاری جز اول
 صفحہ ۱۹ میں پتی قصور موجود ہے کہ آپ نے فرمایا سلو فی عتاشی لکھتے ہیں جو پوچھنا
 پوچھنا ہے۔ تو ایک شخص نے اپنے آپ کا پتہ پوچھا۔ تو آپ نے فرمایا۔ مذاقب۔ دوسرے
 نے پوچھا میرا آپ تو آپ نے فرمایا سالم ہے۔ بتاؤ۔ اب بھی کوئی حضور کے نام غیب
 میں شک ہے۔ کیا یہی اتفاقیہ ہے۔ ہرگز نہیں۔ اور یہ اعتراض نہیں ہو سکتا کہ حضرت
 اکابر پوچھو نہیں۔ م فرمایا۔ جو پوچھو پوچھو۔ حاضری میں نے بھی نام ہی سمجھا تب تو آپ

کا پتہ پڑھا۔ کوئی بویر خاں کا ایک وہابی حدیث عرضت علیٰ اعمال افتی کر لیا کرتے
 ہر سبکدوش کے یہ بذریعہ فرشتوں کے اعمال امت آپ کو دکھا س گئے تھے وہ خجالی کی
 مثل مشہور ہے کسی نے کہا کہ تو خدا نہ کھاتا ہے وہ بولہ نہیں تنکا کے ساتھ وہی مثل
 بویر خاں کے کہ ہے۔ ہمارا تو یہ بیان کرنا مقصود تھا کہ آپ امت کے اعمال سے واقف
 ہیں سو یہ اس نے من لیا۔ فرشتوں کے ذریعہ ہی ہیں۔ انہو تو یہی کہ ہیں آپ کو اعمال امت
 معلوم تھے۔ اس مسئلہ عالم غیب کی زیادہ تفصیل درکار ہو۔ تو یہی کتاب نصرت الحق
 دیکھو جو یقیناً ۶۷ عاقرت مل سکتی ہے +

تیر جس کا یہ عقیدہ ہو کہ نماز میں حضرت علیؑ کے واسطے کہ خیال کرنا جہر ہے
 اپنے گناہ کے خیال سے۔ اس لئے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے خیال آئیے ان کی
 تعظیم دل میں جرم جاوگیں۔ نہ اس طریقہ سے کیا اس میں سرکشیست و تعزیر و توقیر و
 کا صاف انکار نہیں۔ کیا حدیث کا دیلوں میں احکام کہ حق اکون احب الیہ من
 والدہ وولاء واثق اس اجماعین کا نہ صرف ہمیں۔ مذہب سے۔ حضور تو فرمادیں کہ
 جتنے سب سے محبوب نہ بنائے۔ مومن نہیں یہ کہتے ہیں اس کی محبت و قرب دل
 میں نہ لائے۔ استغفر اللہ یہ ہے انکا ایمان سے

شرک ٹھہرے جس میں تعظیم حبیب
 ظالم و محب کا حق تھا یہی۔ عشق کے ہائے ملوث کیجئے

جس نے تشہد میں درود پڑھا اللہ صلی علیہ وسلم کا کیا بن سکے تو جانتے اس بلکہ
 و سلم کا خیال نہ آوے گا۔ خیال آیا۔ تو شرک ہوگا۔ اس سے معلوم ہوا کہ نماز پڑھنے والا
 ان کے نزدیک مشرک ہے۔ یہ ہے ان کا جملہ عقیدہ رسول اللہ پر ایمان۔ ب
 یہ عقائد فاسد و مستر کوئی انکو کلمہ گو کہہ سکتا ہے ہرگز نہیں۔ جب یہ کلمہ گو د
 ہوئے۔ تو یہ ہماری نماز کے امام کس طرح بن سکتے ہیں ہرگز نہیں ہرگز نہیں۔

غیر مقلد و کی طہارت و حلت

پہلے انکی خدک ملاحظہ ہو۔ مولوی عبد اللہ غازی پوری کا فتویٰ مطبوعہ ۱۳۲۲ھ رجب

۲۹۹ ^۱ رشتہ کا کل زمانہ توبہ حلال۔ کا ذکر ذیلہ سوال عرف الہادی ص ۱۱۱
 ایک وقت میں جتنی عورتیں چاہے مرد نکاح کر سکتا ہے عرف الہادی ص ۱۱۱
 ۱۴۱ ۱۴۲ ^۲ خشکی کے تمام ہر خود نہیں خون نہیں حلال ہیں۔ وہ والابلہ ص ۱۱۱
 احتیض و نفاس کے سوا سب خون پاک ہے۔ عرف الہادی ص ۱۱۱ ^۳ شجارت کے
 میں زکوۃ نہیں ملے وہ والابلہ ص ۱۱۱ ^۴ چاندی سونے کے زیوروں میں زکوۃ نہیں
 وہ والابلہ ص ۱۱۱ ^۵ شراب پاک۔ وہ والابلہ ص ۱۱۱ ^۶ عرف الہادی ص ۱۴۲
 سونے چاندی کے زیوروں میں سود نہیں یعنی نہیں سود بترسے۔ دلیل الطالب
 ص ۱۵۵ ^۷ چون زکوۃ کو زیور چاندی کا پہنت یا ترسے وہ والابلہ ص ۱۵۵ ^۸
 خاقی مصلی کے سوا دیکھ کے ہر خود مردہ حلال ہیں عرف الہادی ص ۲۳۴
 چاندی سونے کے برتن جائز وہ والابلہ ص ۳۵۴ ^۹ نار پشت حلال جس کو بخانی
 میں بھاڑا جکتے ہیں۔ عرف الہادی ص ۲۳۴ ^{۱۰} کھوکھریاں ہم اسد نہیں چھٹی
 کھاتے وقت پڑھ لے۔ مردہ جانور پاک ہے دلیل الطالب ص ۲۳۴ ^{۱۱} مردہ جانور
 طہارت کو دیکھئے۔ مشت زنی جائز عرف الہادی ص ۲۳۴ ^{۱۲} مٹی پاک
 وہ والابلہ ص ۱۱۱ ^{۱۳} تمام چھ پائونہ دور ہر خود کا (حرام ہوں) حلال (بول پاک
 ہے۔ (نزہۃ الارواح وہ والابلہ ص ۱۵۵) ^{۱۴} چاقی اگرچہ کتنا ہی قلیل ہو نکاح
 سے نہیں بڑا بول یا بڑا چاقی میں بچے۔ اگر رنگ مردہ برونہ بنے۔ تو پاک
 عرف الہادی ص ۱۱۱ ^{۱۵} نزل الابرار ^{۱۶} ناپاک جن سے نماز حلال نہیں ہوتی وہ والابلہ
 ص ۱۱۱ ^{۱۷} بعض صحابہ فاسق تھے۔ (ایمان المنصوص ص ۱۱۱) ^{۱۸} صحابہ کی تقسیم
 قرآن ثبت نہیں۔ وہ والابلہ ص ۱۳۹ ^{۱۹} حضرت علی نے تین سو مسئلہ فی فطری
 کی کتابت فرمائی حضرت عقیل بن ابی ریحہ ص ۱۱۱ ^{۲۰} رام چندہ لکھن گشن جی
 انبیاء اور صلی تھے۔ (ہدیۃ المہدی ص ۱۱۱) ^{۲۱} لونڈے اور عورت سے جو دولت
 کرے اس کو منع نہ کیا جاوے۔ (ہدیۃ المہدی ص ۱۱۱) ^{۲۲} ستر کرنا۔ ظہر بخ کھین
 یا نہیۃ (ہدیۃ المہدی ص ۱۱۱) ^{۲۳} گانا بجانا فقرین طبع کے لئے مستحب ہے